



سوال

(174) مہر بیوی کا حق ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں مہر کے متعلق اسلامی نظریہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اسلام مہر کی اجازت دیتا ہے یا کہ ایک غلطی شمار ہوگی اور جب یہ غلطی ہو تو پھر اس شخص کو کیا کرنا چاہیے جو پہلے مہر حاصل کر چکا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام میں مہر بیوی کا خصوصی حق ہے جو صرف اور صرف بیوی حاصل کرے گی۔ تاہم کچھ ممالک میں یہ معروف ہے کہ مہر میں بیوی کا کوئی حق نہیں، یہ اسلامی شریعت کے خلاف ہے عورت کو مہر کی ادائیگی کے بہت سے دلائل ہیں جن میں سے کچھ ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

1- ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَأُولُو النِّسَاءِ صَدَقَاتُہُنَّ نَحْلًا ... ۴ ... سورۃ النساء

"عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی ادا کرو۔" (النساء: 4)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "نخلہ" سے مراد مہر ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ مرد پر لازم ہے کہ وہ واجبی طور پر عورت کو مہر ادا کرے اور یہ اسے راضی خوشی دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا ہے:

وَأَن أُرْتَمَ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَءَاتَتْہُمُ احْصَائِہُنَّ قَطَارًا فَلَمَّا خُذُوا مِنْہَا خُذُوا مِنْہَا خُذُوا مِنْہَا مِثْلًا وَءَاتُوا مِثْلًا ۲۰ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهَا وَقَدْ أَنْصَبَ بِعَضْمِہَا إِلَى بَعْضِہَا وَأُخْذَ مِنْہَا مِثْلًا عَلَیْہَا ۲۱ ... سورۃ النساء

"اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنا ہی چاہو اور ان میں سے کسی کو تم نے خزانہ بھی دے رکھا ہو تو بھی تم اس میں سے کچھ نہ لو۔ کیا تم اسے ناحق اور کھلا گناہ ہوتے ہوئے بھی لے لو گے تم اسے کیسے لو گے حالانکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے (یعنی مباشرت کر چکے) ہو اور ان عورتوں نے تم سے مضبوط عہد و پیمانہ لے رکھا ہے۔" (النساء: 20, 21)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:



مراد یہ ہے کہ جب تم کسی بیوی کو چھوڑنا چاہو اور اس کے بدلے میں کسی اور عورت سے شادی کرنا چاہو تو پہلی کو جیے ہوئے مہر میں سے کچھ بھی واپس نہ لو خواہ وہ بہت بڑا خزانہ ہی کیوں نہ ہو مہر تو اس ٹکڑے کے بدلے میں ہے (یعنی مہر ہم بستری کے بدلے میں ہے اور وہ تم کرچکے ہو)۔

حدیث میں ہے کہ :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان پر زرد رنگ کے نشان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے مہر کتنا دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ایک کھجور کی گھٹلی کے برابر سونا دیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کے ساتھ ہی۔" (بخاری (5167) کتاب النکاح۔ باب الولیمۃ ولویثاۃ مسلم (1427) کتاب النکاح باب الصداق وجواز کونہ تعلیم قرآن وغا تم حدید البوداود (2109)

یاد رہے کہ مہر صرف لڑکی کا حق ہے اس کے والد یا کسی اور کے لیے اس میں سے کچھ لینا جائز نہیں لیکن اگر لڑکی خود ہی راضی خوش کچھ دے دے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ مرد جب اپنی لڑکی کی شادی کرتا تو اس کا مہر خود لے لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے روکتے ہوئے یہ آیت نازل فرمادی:

"اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی ادا کرو۔" (تفسیر ابن کثیر)

اس طرح اگر بیوی خاوند کو اپنے مہر سے کچھ معاف کرتے ہوئے دہتی ہے تو خاوند اسے لے سکتا ہے اور وہ اس کے لیے حلال ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو۔ ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھا لو۔ (النساء: 4) (شیخ محمد المنجد)
حدیث ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 247

محدث فتویٰ